سوال

(61) مسجد کی تولیت کا حق دار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بستی میں مسجد اندازپچاس برس سے بنی ہوئی تھی اور سیٹل منٹ، یعنی پیمائش سرکاری میں متولی مسجد کوئی لکھا ہوا نہیں ہے۔ بہرحال ایک شخص اندازہ تیرہ بیگھہ زمین لاخراج زبانی وقف کرگیا تھا، یعنی اپنے وارثوں کو کہہ گیا تھا کہ تم لوگ فیصل آباد کرکے نصف حق آبادی زراعت لے لینا اور نصف فقیر اور مسکین کو تقسیم کردینا۔ اس کو عرصہ پینتیس برس کا ہوا۔ سیٹل منٹ کے وقت جس کو عرصہ بائیس برس ہوا، اس زمین کو کاشت کارنے مسجد کا نام بتادیا، وہی لکھ گیا، ایک شخص جو اس مسجد کا تعمیر کرنے والا بھی نہیں، مگر اب مالدار ہے اور بزور مسجد کا متولی بنا ہوا ہے اور فی الحال وہی امام مسجد ہے، جھوٹ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ زمین واقف ہمارے دادا کو ہبہ کردیا گیا ہے مسجد کے مصارف کے واسطے اب امام مسجد بس ہم کو ہونا چاہیے اور حال اس زمین کا یہ ہے کہ وقف ہی کے وقت سے چونکہ واقف کے وارث سوائے اس کے ایک نابالغ لڑکے کے اور ایک زوجہ کے کوئی نہ تھا اور وہ لڑکا بھی بعدچند روز کے انتقال کرگیا، کل مال کی وارث زوجہ لڑکے کی ماں ہوئی۔ اسی کی اجازت سے زمین آباد ہوتی رہی۔ نصف واقف کی زوجہ لیتی اور نصف پیداوار فقیر مسکین کو تقسیم ہوجاتا۔ غرض کہ اس زمین پر دخل قبضہ واقف کی زوجہ کو رہا۔ اس صورت میں ازروئے شرع اس زمین کا متولی امام مسجد ہے۔ یا واقف کی زوجہ کی جیسے پہلے سے آج تک زمین آباد کرکے نصف لیتی تھی اور نصف فقراء اور مساکین میں تقسیم کردیتی تھی اور کبھی کہیں کی مسجد کی خبر آئی، اس میں بھی دے دیا کرتی تھی، یہی عورت متولی رہی، غرض کہ ان دو میں سے کون متولی ہوسکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہرگاہ امام مسجد کا دعویٰ جھوٹ ہے تو جس طرح عورت متولی چلی آتی ہے اُسی طرح اب بھی متولی رہے گی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 127